فهرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العزیز العلی والصلوۃ علی رسولہ الامی العربی
ووصیہ الولی وعترتہ وذریاتہ الثقات الھداۃ وازواجہ
الزاکیات المھدیات واصحابہ الراضین المرضیین ومحبیہ
التابعین المخلصین کلھم اجمعین اما بعد اذل عباد اللہ الکریم
العلی العبد المذنب سید برکت علی عفی اللہ عن جرائمہ الخفی
والجلی ملتمس ہی کہ طالبان راہ ہدایت اور شایقان مضامین
حدیث وروایت پر واضح ہو کہ ایک روز خاکسار
مع بعض احباب غمگسار ایک جگہ وارد تھا کہ ایک دوست
کے ہاتھ مین کتاب عرایس المجالس ثعلبی کا ایک جزو دیکھا
اوسمین چند سوال وجواب نظر پڑی جو سوال کہ علمائے

یہودنی کہی تہی اور مولائی مومنین نفس خاتم المرسلین جناب
غالب کل غالب علی ابن ابیطالب علیہ السلام نی جواب
ہائی شافی معہ قصہ اصحاب کہف ارشاد فرمائی تہی چونکہ
کہ اوسوقت زمانہ صحبت نہایت تنگ تہا سواوس
جزو مین سبہی کل مضمون دیکہنی اور بیان کی فرصت نہوئی
اور سبب حضار جلسہ کہ اکثر لسان عربی سی عاری تہی نہایت
مشتاق رہی بلکہ بعضی شایقین خاکسار سی داعی اور مکلف
ہوئی کہ زبان اردو مین اوسکا ترجمہ کیا جاوی تو فایدہ
عام متصور ہی کیونکہ اوسمین قصہ اصحاب کہف مفصل ہی
اور کتب تفاسیر سر دست ہر ایک شخص کو کم ملتی ہین اور طاقت
علمی بہی ہر شخصکو کہان کہ سمجہی بالجملہ بسبب تکلیف اکثر دوستونکی
نظر بر اکتساب حسنات وثواب خاکسار نی کتاب مذکور کو مستعار
منگایا اور سوال وجواب مذکورہ کا ترجمہ زبان اردو مین
کیا کہ خاص و عام سب کیفیت اوٹہاوین بلکہ بعضی مقام
مین نسبت اکثر مضامین کی جو کتب شیعہ مین کچہہ زیادہ پایا

پایا سو حاشیہ پر نظر بر مزید احتیاط توضیحًا اشارۃً لکھہ دیا
اور بعد اختتام قصہ چند حروف بطریق تتمہ لکھدئی ہین
کہ طالب حق کو حقوق مولائی برحق سی آگہی ہو اور تاریکی
جہالت و غفلت سی ہر ایک سامع اور قاری نجات پاوی
اور دل اسکا نور ایمان سی روشن ہو جاوی

یہہ ہی قصہ

کتاب عرایس المجالس مین ثعلبی نی لکہا ہی کہ جب جناب
عمر بن الخطاب خلیفہ ہوئی تو علمائی یہود مین سی کچہہ لوگ
آئی اور اون سی کہا کہ تم وزیر ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور یار ہو ہم چاہتی ہین کہ چند باتونکی سوال
کرین اگر تم اُن باتونکا جواب شافی دوگی تب ہم جانیگی
کہ دین اسلام برحق ہی اور محمد مصطفی جو پیغمبر برحق تہی
اور نہین تو ہم جانینگے کہ دین اسلام باطل ہی اور وہ
پیغمبر بہی نہ تہی حضرت عمر نی کہا کہ اچہا تم سوال کرو تب
علمائی یہود نی کہا کہ آسمانونکی قفلونکو بتاو کہ وہ کیا ہی

اور بتاؤ کہ کنجیاں آسمانوں کی کیا ہین اور بتلاؤ وہ کونسی قبر
ہی جو اپنی صاحب کی ساتھہ چلی ہی اور بتاؤ کہ وہ کونسی
پانچ چیزین ہین جو زمین پر چلی پھری ہین لیکن ماں کی پیٹ
سی نہین پیدا ہوئین اور بتلاؤ کہ تیتر اپنی بولی مین کیا
کہتا ہی اور مرغ کیا کہتا ہی اور گھوڑا کیا کہتا ہی اور مینڈک
کیا کہتا ہی اور گدہا کیا کہتا ہی جسوقت جناب عمر بن الخطاب
نی یہہ سوال سُنی تو سر اپنا نیچی کو جھکایا اور جواب دیا
کہ یہہ ایسی باتین پوچھی گئین ہین کہ مین نہین جانتا اور اقرار
کرنی مین لاعلمی کی کچھہ عیب نہین علمار یہود یہہ بات سُنتی ہی
اُٹھہ کھڑی ہوئی اور کہنی لگی ہمنی جانا کہ نہ دین اسلام
سچا ہی نہ پیغمبر تمہارا اوس مجلس مین اکثر اصحاب رسول
حاضر تہی اونمین سلمان فارسی رضی اللہ عنہ یہہ کلام علمار
یہود کا سنتی ہی اوٹھہ کھڑی ہوئی اور کہا تم ذرا ٹھیرو
ابھی نجاؤ اور خود حضرت علی علیہ السلام کی خدمت مین
گئی اور عرض کی کہ یا ابا الحسن اسلام کی فریاد کو پہنچو کہ

[illegible]

۱۰۹ ام

پہنچو کہ اسلام چلا حضرت نی حقیقت حال پوچھی تب سارا
قصہ بیان کیا وارث علم جناب مصطفوی جو پیغمبر خدا کی
پہنی چادر مبارک پیغمبر خداص کی کندہی پر ڈالکر سوار
ہوئی اور معرکہ مین تشریف لائی سب لوگون نی تعظیم
دی اور حضرت عمر نی معانقہ بہی کیا اور کہا کہ یا ابا الحسن
تم ہر مشکل مین بلائی جاتی ہو الغرض حضرت علیؑ نی
فرمایا کہ جو کچھہ جسکی دل مین آئی سوال مجھسی کری تحقیق پیغمبر
خداص نی ہزار دروازی علم کی مجھی تعلیم کئی ہین اور ہر
دروازی سی ہزار ہزار دروازی مجھپر کھلی ہین پہر فرمایا
کہ مین شرط کرتا ہون کہ جسوقت مین خبر دون ان
چیزونکی جو کہ تمہاری توریت مین موجود ہین تو تم داخل
ہو ہماری دین مین اور ایمان لاؤ تب علماء یہود نی
ایس شرط کو قبول کیا جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا اب
ایک ایک بات کا علیحدہ علیحدہ سوال کرو انہون نی
کہا کہ بتلاؤ آسمانونکی قفلون کو

حضرت نی فرمایا کہ قفل آسمانونکی شرک ہی یعنی
سوا خدا کی دوسریکو عبادت کرنا کیونکہ کوئی بندہ مرد یا عورت
جب تک کہ شرک کرے تو اعمال اوسکی آسمانون پر
نہین جاسکتی تو یہہ شرک قفل ہین واسطی آسمانون کی
پہر اونہون نی سوال کیا کہ اب بتا کنجیان آسمانون کی
حضرت نی فرمایا کہ کنجیان آسمانونکی شہادت توحید الہی
اور اقرار پیغمبری رسول خدا کی ہی یعنی جسوقت انسان
نی گواہی دی وحدانیت خدای تعالی کی اور پیغمبر خدا صلعم
کی پیغمبری کی اسوقت اسکی اعمال آسمانون پر جاتی
ہین تو ظاہر ہی کہ یہہ دونون شہادتین کنجیان
ہین آسمانونکی علمای یہود یہہ کلام حضرت کا سنکر
ایک دوسری کی طرف دیکہنی لگی اور کہنی لگی کہ یہہ
جوان سچ کہتا ہی پہر سوال کیا کہ یا علی ع بتاو
وہ کونسی قبر ہی کہ اپنی صاحب سمیت چلی حضرت
نی فرمایا وہ مچہلی ہی کہ جسنی لقمہ کیا تہا حضرت یونس

یونس پیغمبر علی نبینا و علیہ السلام کو اور وہ پہری تہی سات ۷
دریاؤں میں پہر سوال کیا انہوں نی کہ بتلاو سوا پیغمبرون
کی کسنی اپنی قوم کو ڈرایا حضرت نی فرمایا وہ چیونٹی تہا
حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام کا جسنی اپنی سب
قوم کی چیونٹون کو ڈرایا تہا اوسنی کہا تہا کہ سب اپنی
گہرون مین داخل ہو جاؤ تا کہ حضرت سلیمانؑ کا لشکر تمکو
پامال نکر ڈالی اسلئی کہ تمام قوم اوسکی ناواقف تہی
اسنی انہین ڈرایا پہر انہون نی سوال کیا کہ یا علی بتاؤ
اون پانچ اشیا کو کہ جو ماں کی پیٹ سی نہ پیدا ہوئی
ہون اور زمین پر چلی پہری ہون حضرت نی فرمایا کہ وہ
حضرت آدم علیہ السلام ہین اور حضرت حوا ہین اور حضرت
موسی پیغمبر علیہ السلام کا عصا اور حضرت صالح پیغمبر علیہ السلام کی
اونٹنی اور وہ دنبا جو حضرت اسماعیل بن ابراہیم
پیغمبر علیہ السلام کی بدلہ مین آیا تہا یعنی حضرت آدم علیہ
ظاہر ہی کہ خاک سی بنائی گئی ہی اور حضرت حوا

۸ اور نکلی پانی رانوں سے اور بعضوں نے لکھا ہے پانی پسلی سے
موئیں میں اور حضرت موسیٰ کا عصا معجزے سے بحکم الٰہی
اژدہا بن کر زمین پر چلا اور ناقہ صالح بحکم خدا تعالیٰ
پہاڑ میں سے پیدا ہوئی اور دنبا قربانی اسماعیل کی بدلی
بہشت سے آیا پھر انہوں نے سوال کیا کہ تیتر مرغ اپنی
آواز میں کیا کہتا ہے حضرت نے فرمایا وہ کہتا ہے اذکروا اللہ
یا غافلون یعنی یاد کرو خدا کے ای غافلو پھر انہوں نے
سوال کیا کہ تیتر کیا کہتا ہے فرمایا الرحمن علی العرش
استوی یعنی خدا تعالیٰ اوپر عرش کے قائم ہے پھر انہوں
نے سوال کیا کہ گھوڑا کیا بولتا ہے فرمایا وہ کہتا ہے
اللہم انصر عبادک المومنین علی الکافرین یعنی بار خدایا
فتح مند کر تو اپنے بندوں ایمان والوں کو اوپر کافروں
کے یعنی جب جہاد پر جڑیں پھر انہوں نے سوال کیا کہ گدھا
اپنی آواز میں کیا کہتا ہے فرمایا کہتا ہے اللہم العن العشار
یعنی بار خدایا لعنت کر دہ یکی لینے والے کو اور بھی فرمایا

[illegible] ۱۲
کی جانور [illegible]
[illegible] مال [illegible]
اور [illegible] کی
[illegible] بھی جو
[illegible] کی
کفار [illegible]

فرمایا کہ وہ رکہتا ہی جسوقت کہ اوسی شیطان دکہلا ہی ۹

دیتا ہی پہر سوال کیا انہون نی کہ مینڈک اپنی آواز مین

کیا کہتا ہی فرمایا کہتا ہی اللھم العن مبغضی محمد و آلہ ص یعنی

بارخدایا لعنت کر تو دشمنان محمد اور دشمنان آل محمد ص پر

جب علماء یہود نی اپنی تمام سوالونکی جواب شافی پائے

تو دو شخص انمین سی کہڑی ہوئی اور ہر ایک نی کلمہ اشہد

ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ ص صدق دلسی

ادا کیا یعنی دین اسلام قبول کیا اور کہا کہ یا علی علیہ السلام

تم بیشک وصی رسول ص ہو پہر تیسرا شخص دست ادب

باندہ کر کہڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا علی میری یارونکی دین

جو صداقت ایمان واقع ہوئی سو ظہور اسکا ہوا یعنی

وہ دین اسلام مین داخل ہوئی لیکن میری دلمین ایک

اور سوال کی آرزو ہی فرمایا جو تو چاہی اور سوال کر

اوسنی عرض کی کہ اچہا بتاو کہ زمانہ سابق مین وہ

کون لوگ تہی جو تین سو نو برس مری رہی اور پہر

اللہ تعالی نی اونہیں زندہ کیا اور بتاؤ کہ انکا قصہ کیونکر
ہی حضرت نی فرمایا کہ اے یہودی وہ لوگ اصحاب
کہف مین خدا تعالی نے ہماری پیغمبر صلعم پر جو قرآن
نازل کیا ہی اونکی صفاتین اوسمین ہین اگر تو چاہتا ہی
تو مین اسمین سی اونکی صفاتین اور قصہ انکا بیان کرون
یہودی نی کہا کہ ہمنی قران مین سی تو انکا قصہ بہت
سنا ہی لیکن اونکے نام اور انکی شہر اور پہاڑ اور غار
کی نام اور قصہ انکا اول سی آخر تک اگر تم جانتی ہو
تو مفصل اور مشرح بیان کرو راوی نی لکھا ہی کہ جناب
امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام چادر رسول مقبول صلعم
کو کہ دوش مبارک پر ہی بطریق تکیہ کر کی ہو بیٹھی اور
فرمایا کہ اے بہائی یہودیون کی سن قصہ اسطرح پر
ہی جو مجہسی ارشاد کیا ہی میری حبیب محمد مصطفی صلعم
نی کہ زمین روم مین ایک شہر تہا جسکا نام افسوس
مشہور تہا اوسی بنایا تہا ایک نیکبخت بادشاہ نی

نی اتفاقاً وہ بادشاہ مرگیا اور سلطنت و حاکمی خراب
ہوگئی جب یہہ خبر مملکت فارس مین پہنچی تو وہانکا بادشاہ
لشکر لیکر شہر افسوس پر چڑہا اور ظلم اُس بادشاہ کا
دقیانوس تہا یہہ بادشاہ بڑا ظالم اور کافر تہا
غرضکہ اُس بادشاہ نی شہر افسوس کو فتح کرلیا اور اوس
شہر مین ایک قلعہ بنایا راوی لکہتا ہی کہ یہود نی
عرض کی کہ یا علی اگر تم جانتی ہو تو کچہہ اوصاف اوس قلعہ
کی بیان کرو حضرت نی فرمایا کہ ای بہائی یہود کمی اوس
قلعہ کا طول اور عرض تین تین کوس کا تہا اور نہایت صاف
اور کہڑی پتہروں سی بنایا گیا تہا جسمین چار ہزار ستون
سونی کی تہی اور چہت بہی سونی کی تہی اور زنجیرین جسمین
کوفت کی ہو تہین چاندی کی اور ہر رات چراغ روشن
کئی جاتی تہی خوشبو تیل سی اور اُس مکان مین دو سو روشندان
طرف مشرق کی اور دو سو طرف مغرب کی رکہی تہی کہ صبح
سی شام تک ہر وقت روشنی سورج کی رہی

[illegible]

اور ایک تخت مرصع بنایا تہا کہ طول اسکا اسّی گز تہا اور
عرض اوسکا چالیس گز اور داہنی طرف اوس تخت کی اسّی
کرسیان سونی کی اور بائین طرف بہی اسی قدر اور ایسی ہی
لگائین تہین کہ اون پر اُمرا اور ارکان سلطنت بیٹہتی ہی
اور خود بادشاہ اوس تخت پر بیٹہتا تہا اور ایک تاج مکلف
اوسکی سر پر ہوتا تہا راوی کہتا ہی کہ پہر یہودی کہڑا ہو گیا
اور عرض کی یا علی اگر تم جانتی ہو تو بتاو کہ وہ تاج کاہیکا
تہا اور کیسا تہا فرمایا کہ وہ تاج کندن کا جڑاو جواہر
نگار تہا اور اوسکی ساٹہہ رکن تہی اور ہر رکن پر اسطرح
موتی چمکتی تہی جیسی اندہیری رات مین روشنی چراغونکی
ہوتی ہی اور اس بادشاہ نی پچاس لڑکی سردارونکی
آراستہ کی تہی اور اونہین سونیکی ٹوپیان پہنائین تہین اور
سبز پاجامہ پہنائی تہی اور انکی ہاتہون مین کنگن اور پاؤن مین
پازیبین پہنائی تہین اور اونکی ہاتہون مین عصی سونیکی
دی تہی کہ وہ دربار مین حاضر رہتی تہی اور چہہ لڑکی

لڑکی اولاد علما مین سی بعد تربیت اور تعلیم کی اپنی وزیر کئی تھی ۱۳۸
کر تین اونمین سی داہنی طرف اور تین بائین طرف کھڑی رہتی تھی
راوی کہتا ہی کہ پھر یہودی کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا علی ؑ اگر
تم جانتی ہو تو بتاؤ کہ اون چھہ وزیرون کی کیا کیا نام ہین
حضرت نی فرمایا کہ وہ جو داہنی طرف کھڑی رہتی تھی ایک کا
نام ہی یملیخا دوسریکا نام ہی مکشلمینا تیسریکا نام کشافطط
نس اور وہ جو بائین طرف رہتی تھی ایک کا نام مرطونس
دوسرا اکشوطونس تیسرا اسار بیونس اور یہ بادشاہ سب
اونمین انسی مشورہ کرتا تہا بغیر انکی صلاح کی کوئی کام نکرتا
اور جسوقت یہہ بادشاہ اجلاس کرتا تہا اور دربار
تا تہا تو یہہ دستور مقرر کیا تہا کہ اونمین سی ایک شخص کی
ہ مین ایک پیالہ سونیکا بہرا ہوا مشک سی اور دوسریکی
ہ مین ایک پیالہ بہرا ہوا گلاب سی اور تیسریکی ہاتہ
ایک جانور اوڑنی والا سدہایا ہوا ہوتا تہا جب وہ
ور چھوڑ دیا جاتا تہا تو وہ جانور پہلی غوطہ لگاتا تہا گلاب

سے کے پیالہ مین پھر اوڑتا تھا اور غوطہ لگاتا تھا مشک کی پیالہ مین
اور اسطرح اوڑتا ہوا اوس بادشاہ کے سر پر سی جاتا کہ قطرات
لطیف مشک و گلاب کے اوسکے پرون سی جھڑتی اور بادشاہ پر
پڑتی الغرض تینتیس برس اسی طور پر گذری اور اوس عرصہ مین
کبھی کسیطرحکا رنج و غم اوس بادشاہ کو پیش آیا اور کسیطرح
کی بیماری اسکو اس مدت مین کبھی نہوئی حتی کہ کبھی سر تک نہ دکھا
آخر کو ایسا سرکش ہوگیا اور غرور اسکے سر مین بھرا کہ دعوی
خدائیکا خود کرنے لگا اور لوگون کو دعوت کی کہ اوسی
خدا کہین اور جو شخص اسکو قبول کرتا تھا اوسی خلعت
و زر اور بہت اسباب دنیاوی دیتا تھا اور جو شخص اسکو
قبول نہ کرتا تھا اوسکو قتل کرتا تھا ناچار بہت لوگون
نی قبول کیا غرض سب لوگ پوجتی تھی اوسی سوا خدا کی
اور ہر برس بھر مین ایک روز عید کا مقرر تھا اتفاقاً ایکروز
عید کو وہ بادشاہ تخت پر بیٹھا تھا اور وہی تاج مرصع
سر پر دھرا ہوا تھا کہ ناگاہ ایک سردار اوسکی ارکان

ارکان سلطنت کا یہہ خبر وحشت اثر لایا کہ لشکر فارس کا تہرپے ملک پر غالب آیا یہہ بادشاہ سنتی ہی نہایت غمگین اور محزون ہوا یہان تک کہ تہر تہرا کر تخت کے نیچی گر پڑا اور تاج سر سی الگ جا رہا جب یہ حرکت اون تین وزیرون مین سی جو دہنی طرف کہڑی رہتی تہی اوس ایک نی دیکہی جسکو یملیخا کہتی ہین تو از بس کہ وہ بہت عالم اور عاقل تہا سوچا اور فکر کیا کہ معاذ اللہ اگر فی الحقیقت دقیانوس خدا ہے تو یہہ خبر سنکر کیون غمگین ہوا اور پہر خیال کرنے لگا کہ یہہ کہاتا بہی ہی پیتا بہی ہی اور پیشاب بہی کرتا ہی اور پاخانہ بہی جاتا ہی اور سوتا بہی ہی جو کہ ہم سب لوگ کرتے ہین اگر یہ سچ خدا ہوتا تو چاہئی تہا کہ یہہ صفاتین اسمین نہوتین کیون کہ خدا تعالی کی یہ صفتین نہین ہین ذات پاک پروردگار ان سب باتون سی منزہ اور مبرا ہی غرض یملیخا یہ باتین سوچ کر دل مین متحیر اور متفکر تہا کہ دربار برخاست ہوا ہر ایک شخص اپنی اپنی گہر گیا اور معمول تہا کہ یہہ چہون جوان

وزیران سلطنت ہر شب ایک ایک گہر مین جمع ہوتی تہی اور
کہانی کہتی تہی اتفاقاً اوسدن نوبت بہی یلیخا کی مکان کی تہی
چنانچہ شام کو یلیخا کے مکان پر جمع ہوئی اور حسب دستور
کہانی کہنی لگی سو پانچون نی کہا یا پیا مگر یلیخا نے کچہ نکہایا
نہ پیا جب اورون نی سبب اسکا پوچہا تو اوس نے
ظاہر کیا کہ ای بہنو کچہہ نہ پوچہو میرے دل مین ہزارون
کہانی کہنی اور چین و آرام سی زیادہ مزے بہتر ہی مین
پانچون نی پوچہا کیا کہ بہائی بیان تو کرو کہ وہ کیا ہی اسنی
کہا کہ طلوع کیا میرے فکر نے طرف آسمان کی مینی خیال کیا
کہ یہ اتنا بڑا آسمان بغیر ستون کے بغیر زنجیر یا رسی کی کسنی
اسطرح بنایا اور چاند سورج ایسی روشن جو اپنا نظیر
نہین رکہتی پیدا کئے اور پہر آسمان کو اتنی ستارون
سی کیسی زینت دی اور بیشک ان سبکا کوئی بنانی والا
ضرور ہی اور مینی غور کیا زمین مین کہ کیسی کشتی بچہایا ہی
پانی پر اور کسنی ایسی مستحکم کردیا ہی اور باندہا ہی پہاڑون

نہار دن سی کہ ہل نہین سکتی پہر خیال کیا چاہئی کہ کسنی بچہ
کو ماکی پیٹ مین ڈالا اور باہر نکالا اور کسنی غذا دی پیٹ
مین اور پرورش کیا پہر جاننا چاہئی کہ ان سب باتون کا
کوئی کاریگر ہی اور وہ بڑا تدبیر والا ہی کہ وہ سوا دقیانوس
کی ہی کیونکہ دقیانوس سی یہ باتین نہین بن آتین اسمین سب
احتیاجین پائی جاتی ہین جو کہ ہم سب مخلوق مین ہین تو بالضرور
یہہ بہی ایک مخلوق مین سی ہی اور خالق ارض و سماوات
اور صانع تمام مخلوقات اور ذات پاک پروردگار کی
بالجملہ جب یہہ کلام نیک انجام تمیلیخا کا ان پانچون یارون
نی سنا تو بی ساختہ اسکی پانو پر گر پڑی اور قدم چومنی
لگی اور کہنی لگی کہ بہائی فی الحقیقت تو سچ کہتا ہی جو جو کچہ
تیری دلمین آیا ہی بی شک ہمارا دل بہی یہی قبول کرتا ہی
اب جو تو حکم کری وہی ہم بجا لاوین تمیلیخا نی کہا کہ ای
بہائیو مین کوئی رستا واسطی اپنی اور تمہاری بہتر نہین
دیکہتا سوا اسکی کہ یہان سی بہاگ جاوین طرف بادشاہ

ارض و سموات کی تا کہ اُس ظالم سی نجات پاوین اونہون ۱۸
نے کہا بہائی جو تیری رائی سو ہماری ہی جو تو یہہ بہتر
جانتا ہی تو ہم تیری ساتہہ ہین بلینجا یہہ بات سنتا ہی
کہڑا ہوا اور اسکا ایک باغ تہا کہجورون کا سیدہا انکو
ساتہہ لئی ہوئی باغ مین چلا گیا اور تین درم کی کہجورین
بیچین اور درم چادر کے کونے مین باندہ لئی اور چہون
گہوڑون پر سوار ہو کر سر پہیر انکلی جب شہر سی تین کوس
کی مسافت پر پہونچی تو پہر بلینجا نے کہا کہ اے بہائیو
اب ملک دنیا گیا اور دولت و حشمت چہوٹی یاد کرو خدا کو
اور یکا رو اوسی اوترو گہوڑون سی اور چلو اپنی پاؤن
سی اُمید ہی کہ خالق ارض و سموات واسطی تمہاری
نجات دیوی اور سب کام آسان کرے سب کی سب گہوڑون
سی اوتر پڑی اور پاؤن پاؤن چلی اور گہوڑون کو
ہانک دیا چونکہ یہہ چہون نازکی پالی ہوئی تمام عمر عیش
و عشرت میں گذاری ہوئی کبہو پیادہ پا کاہیکو چلی تہی

تبھی چلتی چلتی پانوئین پھپھولے پڑ گئی جہان تک کہ پھپھولے
پھوٹ کر پاؤن لہو لہان ہو گئے غرض بڑی محنت اور
مشقت سی جون تون کرکے اکیس ۲۱ کوس پہونچی ناگاہ ایک
چرواہا انہین دکہلائی دیا اوس سی کہا کہ اے بہائی تیری
پاس تہوڑا پانی یا دودہ ہو تو ہمکو پلا اوسنی کہا کہ بہت
اچہا ہی پلاتا ہون لیکن مین تمہاری چہرون سی روشنی شاہزادون
کی سی دیکہتا ہون اور نہین گمان کرتا سوا اسکے کہ تم بہاگی
ہوئی ہو نہین معلوم تم پر کیا مصیبت پڑی ہی پہلی تم اپنا
حال سچ بیان کرو کلپی نے جواب دیا کہ اے شخص کیا
پوچہتا ہی حال ہمارا ہم ایسی دین مین داخل ہوئی ہین کہ
ہمین جہوٹ بولنا اوسمین جائز اور حلال نہین اور اگر
ہم جہوٹ بولین تو کوئی نجات دینی والا نہین پہر تمام
قصہ بیان کیا چرواہا بہی تمام حال سنکر انکی قدمون پر
گر پڑا اور پاؤن چومنے لگا اور کہا جو تمہاری دین مین
آیا ہی بیشک میرا دل بہی بہی قبول کرتا ہی لیکن اتنا

۲۰ تم یہان ٹہرو کہ مین بکریان اور دُنبی اونکی مالکون پاس
پہونچا آؤن غرض وہ چرواہا گیا اور پہنچا کر اولٹے پاؤن
جلدی جلدی دوڑا ہوا پہر آیا لیکن اوسکا ایک کُتا تہا
وہ بہی ساتہہ ساتہہ چلا آیا راوی کہتا ہی کہ یہودی پہر
کہڑا ہوگیا اور عرض کی کہ یا علی بتاؤ کہ اوس کُتی کا رنگ
کیا تہا اور نام کیا تہا حضرت نے فرمایا مجہی خبر دی ہی
میرے حبیب محمد مصطفی ص نے کہ رنگ اوس کُتی کا
ابلق تہا اور نام اوسکا قطمیر تہا پہر حضرت نے فرمایا
کہ جسوقت اون چہون جوانون نے دیکہا کہ ایک کُتا
بہی چرواہی کے ساتہہ آتا ہی تو آپس مین کہا کہ ایسا
نہو یہہ کُتا ہمین فضیحت کروائی یعنی خیال کیا کہ یہہ اگر
ساتہہ ہوگا تو رات کو جہان کہین ہم رہین گی یہہ وقت
بے وقت بہونکی گا اور اسکے بہونکنی سی لوگ جان
جاوین گے کہ یہان آدمی ہین اگر کوئی وہان آئیگا
ہمکو دیکہی گا تو بے شک پکڑی جاوینگی غرض یہہ خیال

خیال کرکی یہہ جہون کُتّی کو پتہر مارنے لگی کہ کسیطرح کُتّا
اولٹا پھر جاوی جب کتّی نی یہہ حال دیکہا تو دوڑ کر
انکی پاون پر لوٹنی لگا جیسی کوئی پاون پڑتا ہی اور
انجام کو بحکم خدا تعالی بولنی لگا نہایت صاف زبان
سی کہنی لگا کہ ای قوم تم کیون مجہی پہیرتے ہو مین تمہارا
بہید نہین ظاہر کرنے والا اور مین گواہی دیتا ہون
کہ خدا تعالی وحدہ لاشریک ہی میری سبب سی کوئی دشمن
تمہارا تمہارے بہید پر نہین آگاہ ہوگا مین بہی امید رکہتا
ہون کہ تمہارے طفیل سے مجہی بہی خدا تعالی سی قربت
اور نزدیکی نصیب ہو جو ہین ان جوانون نی یہہ باتین
اوسکی سُنین بیساختہ پتہر ہاتہون سی ڈال دیئی اور اوسی
گود مین ہر ایک لیتا تہا اور کندہی پر چڑہاتا تہا اور اوسی
لئی ہوئی چلی اور چرواہا آگے آگے چلا آخر کو چرواہا
ایک پہاڑ پر اونہین لیکر چڑہا اور ایک غار کے پاس
کہڑا کیا راوی کہتا ہی کہ یہودی یہہ بات سنکر بہت کہبرا ہوگیا

۲۲ اور عرض کی کہ یا علی اگر تم جانتی ہو تو بتلو کر اوس پہاڑ
کا کیا نام تہا اور اوس غار کا کیا نام حضرت نے فرمایا
کر اوس پہاڑ کا نام تہا بنجلوس اور غار کا نام وصید
اور اوس غار کے آگے چشمہ جاری تہا اور درخت تہی میوہ دار
چونکہ یہہ بہت بہوکہی پیاسی تہی میوہ دانہ خوب کہایا
اور اوس چشمہ سی پانی خوب پیا اور اوس غار مین جا کی
آرام کیا اور دروازی پر غار کے کتا بہی ہاتہہ پہیلا کر ہو
بیٹہا حق تعالی نے ملک الموت کو حکم دیا کہ ان سبکی روحونکو
قبض کری اور واسطی ہر ایک کے دو دو فرشتہ تعین
کئی کہ وہ کروٹین بدلتی رہین دہنی سی بائین طرف اور
بائین سی دہنی طرف ابن عباس رض سی روایت ہے
کہ وہ فرشتی برس بہر مین ایک دفعہ کروٹ بدل دیتی تہی
تاکہ زمین اونکی بدنونکو نہ کہا جاوی یعنی بدن اونکی
بوسیدہ نہون اور گل نجاوین اور اوس زمانہ مین
ماہ محرم کی دسوین کو عید ہوتی تہی جسوقت دقیانوس

دقیانوس عید کرکے پھرا تو ان چھون جوانون کو نپایا
لوگون سی حال اونکا پوچھا کسینی کہدیا کہ انہون نی بسوا تیری
اور خدا اختیار کیا ہی اور وہ یہان سی بھاگ گئی یہ بات
سنتی ہی اُسنی سوار لیکر وہ ظالم بذات خود سوار ہوا اور
کھوج لگاتا ہوا غار تک پہنچا تو کیا دیکھتا ہی کہ وہ سب
پڑے ہین گو یا جان کسیمین نہین جب اس حالت سی اونکو
دیکھا تو اپنی ہمراہیون سی کہنی لگا کہ جو مین چاہتا تہا
کہ انہین سزا دون سو خود انہون نے زیادہ اوس سے
سزا پالی پہر معمارون کو بلوا کر پتھر اور چونیکے پختہ دیوار
سی اُس غار کو بند کردا دیا پہر از راہ غرور کے اپنے
ہمراہیون سی کہنی لگا کہ اب کہدو اونسی اگر وہ سچی ہین
تو کہین اپنی خدا سی جو معبود ہی آسمانون کہ نجات دے
اونکو یہان سی پہر تین سو نو برس گذر گئے تب خدا تعالی
نے پہر حکم کیا کہ روح انہین ڈالی گئی اور وہ اُٹھہ کھڑی
ہوئی جسوقت یہہ اُٹھی تو دیکھا کہ آفتاب روشن ہی

اور غار کا دروازہ کھلا ہی تب آپسمین ہر ایک اپنی خوابگاہ
سے اُٹھکر ایک دوسرے سی کہنی لگا کہ ہم اس رات خداتیعالی کی عبادت
سے بہت غافل رہی یعنی انہون نے جانا کہ ہم رات کو
سوئی تہی اب صبح ہوئی ہی دن چڑہ گیا غرض باہر آئی
تو کیا دیکھتی ہین کہ چشمہ پانیکا خشک اور درخت بہی سوکھہ
گئے ہین اوسوقت یہ سبکے سب بہت حیران ہوئی اور تعجب
کرنے لگی کہ رات بہر مین تمام پانی چشمہ کا اور سب درخت
کیونکر خشک ہو گئی بالجملہ انکو بہوک اور پیاس کی بہت شدت
معلوم ہوئی آپسمین یہ ٹہیری کہ ایک شخص شہر کو کچہہ درم
لیکر جاوے اور کچہہ کہانا خرید لاوے لیکن بہت احتیاط
کرے اور دیکہہ لے کہ چربی سوؤر کے اوس کہانی مین نہو یعنی
حلال اور پاکیزہ اور اچہا کہانا ہو اوسوقت یملیخا نی کہا
کہ اے بہایو تم مین سی کوئی نجاوے یہ کام مین کرونگا اور
چرواہی سے کہا کہ مبادا کوئی شہر مین پہچانکر گرفتار
کرے اور اس ظالم جبار پاس پکڑ کر پہونچاوی اس لئی

لئی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ مین تیری کپڑی پہن کر جاؤن
غرض تملیخا چروا ہی کے کپڑے پہن کر روانہ ہوا رستی مین
اکثر مکان ایسی دیکھی کہ پہلے نہ دیکھی تہی اور رستہ ہی متغیر
تہا نہین معلوم ہوتا تہا کہ کہان جاتا ہی ناگاہ چلتی چلتی
ایک دروازہ پر شہر کے پہونچا اور وہان ایک سبز نشان
دیکھا کہ اوسپر لکہا تہا لا الہ الا اللہ عیسی رسول اللہ پہر اوسے
دیکہتا تہا اور آنکھون سی ملتا تہا اور دلمین کہتا تہا کہ یہ مین
خواب دیکہتا ہون یا کیا بات ہی اور دیر تک حیران رہا
غرض آخر کار شہر مین داخل ہوا تو دیکہا ایک قوم کو کہ وہ
انجیل پڑہتی ہین اور بازار مین سب طرحکی دوکانین مین
یہہ ایک نان پز کی دوکان پر گیا پہلے پوچہا کہ ای بہائی
تمہاری شہر کا کیا نام ہی اوسنی کہا کہ اس شہر کا نام ہی
افسوس پہر پوچہا کہ بادشاہ کا کیا نام ہی اوسنی کہا
عبد الرحمن تملیخا بہت خوش ہوا اور کہنی لگا کہ اگر تو
سچ کہتا ہی تو بیشک تو اہل توحید سی ہی یہ درہم لے

اور اسکے بدلے بھی کہانا وے نان بیز نے جب درہم لیے تو دیکہا
کہ درہم بہت بہاری اور بڑے سابق کے زمانہ کے ہین اوسے
بہت تعجب ہوا اور وے کہتا ہے کہ اس جگہ پر بہر بیہودے گہڑا
ہو گیا اور عرض کی کہ یا علی تم جانتے ہو تو بیان کرو کہ یے
درہم تہے حضرت نے فرمایا کہ دنس، درہم تہے پہر نان بیز نے
یملیخا سے کہا کہ ای شخص بیشک تو نے خزانہ پایا ہی اگر تو
اوسمین سے مجہے بہی کچہہ دے تو دے نہین تو تجہے بادشاہ پاس
لیچلتا ہون یملیخا نے کہا کہ بہائی نہ مینے خزانہ پایا ہی کسی
غیر کا مال چہین لیا ہی حق یہہ ہی کہ اپنی کہجورین بیچی تہین
اوسکے یہہ درہم ہین اور کچہہ مدت نہین ہوئی سیرہ دن
ہی کہ مین اس شہر سے نکلا ہون اور لوگون کو دقیانوس
بادشاہ کے عبادت کرتے ہوئے چہوڑ گیا ہون نان بز
یہہ بات سنکر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا کہ جب تو
مصیبت مین پڑیگا تب راضی ہوگا تیری یہہ طاقت
کہ تو اوس ظالم کا نام لیوے جسنے خدائی کا دعوی کیا تہا

کیا تہا جسکو تین سو نو برس ہوئی کہ مر گیا آیا تو مجہسی حجرہ
پن کرتا ہی غرض اس گفتگو مین بہت لوگ جمع ہو گئی انجام کو
بادشاہ پاس یہہ قصہ پہونچا بادشاہ بہت عقلمند
اور منصف تہا ان بائی کا دعوی سُنکر یملیخا سی کہنی لگا
کہ تو ڈر نہین تحقیق ہمارے پیغمبر عیسی ع نی ہمین حکم دیا ہی
کہ کسیکو خزانہ ملے تو اوس خزانہ مین سی کچہہ لوگ دیا پانچوان
حصہ سو ہم تجہہ سی خزانہ نہین چہینتی صرف تو پانچوان حصہ
دیدی اور اچہی طرح سی صحیح سلامت چلا جا یملیخا نے
کہا کہ اے بادشاہ خدا تجکو قایم رکہی تو سچ جان کہ نہین
کوئی خزانہ نہین پایا مین اسی شہر کا ہون بادشاہ نے
کہا کہ تو سچ نہین کا رہنی والا ہی اسنی کہا کہ ہان بادشاہ
نے کہا کوئی شخص تجہی پہچانتا ہی اسنی کہا کہ ہان بادشاہ
نے کہا کہ اچہا تو لوگونکے نام بتا یملیخا نے قریب ہزار
آدمیونکی نام لیدی بادشاہ نے حضار مجلس کی طرف
دیکہا سب نی دست ادب باندہ کر عرض کی کہ حاشا

وکلاان ناموںکا ایک بھی شخص اب اس شہر مین نہین یہہ نام
ہمارے زمانہ کے نہین ہین البتہ یہہ نام اگلے وقتونکی ہین
انجام کار بادشاہ نے یملیخا سے کہا کہ اگر تو اس شہر کا باشندہ
ہی تو بیشک تیرا گھر بہی اس شہر مین ہوگا اسنی کہا البتہ
گھر بہی ہی غرض معتمدانِ شاہی بموجب حکم سلطانی اسکی ساتھ
ہوگئی اور جدہر یہہ چلا ہمراہ چلے یہانتک کہ ایک اونچی
سی حویلی کے ہان یملیخا جاکر کہڑا ہوگیا کہ اوس شہر مین
اُس حویلی سی زیادہ کوئی بلند مکان نہہا اور کہنی لگا کہ یہہ
مکان میرا ہی اور دروازہ پر دستک دی ناگاہ ایک بہت
بوڑہا بزرگ سن رسیدہ آدمی کہ پلکین اوسکی سفید برف سی
بسبب شدت بڑہاپے کے آنکہونسی نیچی پڑی ہوئین گہر سی
باہر نکلا اور ہجوم خلقت کا دیکہہ کر گہبرایا کہنی لگا کہ کیا
سبب ہی کہ تمنی میرے گہر کو گہیر لیا اوسوقت معتمد شاہی
نی حقیقت حال ظاہر کی اور کہا کہ ای شیخ یہہ شخص یعنی
یملیخا گمان کرتا ہی کہ یہہ گہر اسکا ہی وہ بوڑہا یہہ کلمہ سنتی ہی

سنتے ہی غیظ و غضب مین آیا اور یملیخا کے طرف متوجہ
ہوا اور کہا کہ میان صاحب اپنا نام تو ارشاد فرمائی کہ کیا ہی
یملیخا نے اپنا نام بتایا اور اپنی باپ کا نام بتایا شیخ نے
کہا کہ پھر نام لینا اُسنے پھر اعادہ کیا اوسوقت تو شیخ بی
ساختہ اوسکے قدمون پر گر پڑا اور کبھی یہہ حال تہا کہ ہاتہہ
چومتا تہا کبھی پاؤن چومتا تہا کبھی لپٹتا تہا غرضکہ انجام کو
شیخ کہنی لگا کہ یہہ میرا دادا ہی اور قسم کہائی پروردگار
عالم کے اور کہا کہ بیشک یہہ ایک ہی اون جوانون مین کا
جو دقیانوس سے بادشاہ ارض و سما کی طرف بہاگ گئی تہی
اور حضرت عیسی ع نے انکی قصہ کی خبر دی تہی اور فرمایا
تہا کہ اب وہ قریب زندہ ہونگے المختصر کہ بادشاہ کو
یہہ خبر پہونچی وہ فوراً سوار ہوکر حاضر ہوا اور یملیخا کو
دیکھتی ہی گہوڑے پر سے کود پڑا اور بوسہ دینی لگا اور
بغل گیر ہوا اور یہی حال تہا سب لوگونکا کہ یملیخا کے ہاتہہ
اور پاؤن چومتی تہی اور انکھونسی لگاتے تہی انجام کو

[illegible] اور وہ [illegible] ۱۲

یملیخا سی حال باقی اصحابونکا پوچھا اوسنی حال مفصل بیان
کیا اور کہا کہ وہ غار مین ہین اور حال شہر کا یہہ تہا کہ
اسوقت دو بادشاہ تہی اس شہر مین ایک مسلمان ایک
نصرانی دونو بادشاہ سوا اپنی گروہونکی یملیخا کو لیکر سوار
ہوئی کہ ان سب جوانون سی ملاقات کرین جب قریب
غار کی پہونچی تو یملیخا نے دونو بادشاہونسی کہا کہ اسے
یارو ایک بات میرے خیال مین آئی ہی اگر تم کہو تو کہون
سب نے کہا فرماؤ یملیخا نے کہا کہ مین ایسا خیال کرتا ہون
کہ تمہارے گہوڑونکی ٹاپونکی آواز اور ہتیارون کا کہڑکا
جو اونکی کانونمین جاویگا تو مبادا اونکو گمان ہو کہ دقیانوس
قتل کرنیکو آیا ہی اور اس سبب سی دہشت مین آجاوین
یعنی ایسا نہو کہ انہین کچھہ صدمہ پہونچی میری دانست مین
مناسب ہی کہ تم ذرہ ٹہیرو تا کہ مین پہلے جا کر اونکو
تمام حقیقت سی آگاہ کرون چنانچہ سب لوگون نے
اس رائی کو پسند کیا اور وہین ٹہیر گئی یملیخا تنہا غار مین

غار مین گیا سب یار اسکی کھڑی ہو گئی اور لپٹ کر کہنی لگی
کہ بڑا شکر ہی خدا عز و جل کا کہ شر دقیانوس سی ہم بچ کر
صحیح بسلامت آئی یلیخا نی کہا کہ بس اب دقیانوس کے
باتین چھوڑ دو بھلا بتلاؤ تو کہ تم کتنی مدت سوئی انہون نی
کہا کہ ایک دن پورا یا کچھ کم ایکدن سی یلیخا نے کہا کہ تم
تین سو نو برس سوئے اور دقیانوس مرگیا اور قرنی بعد
قرن گذر گئی اب تمہارے شہر کا ایک مسلمان عادل بادشاہ
ہی اور ایک نصرانی ہی وہ ہر ایک تمہاری ملنی کو آیا ہی
سب نے کہا کہ ای یلیخا تم چاہتی ہو کہ ہم انگشت نما ہون
عالم مین اور باعث فتنہ و فساد ہون اسنے کہا کہ پھر
کیا ارادہ ہی سب نے کہا کہ تم ہاتھ اٹھاؤ طرف آسمان
کے اور ہم بھی سب ہاتھ اٹھاتے ہین غرض سبھوں نی ہاتھ
طرف آسمان کے اٹھائی اور جناب باری سی عرض
کی کہ یا خدا ہم کچھ اور تجھسی نہین چاہتی مگر یہہ چاہتی
ہین کہ ہماری روحین قبض کرلے اور کسیکو ہماری حال سی

ناگاہ مگر خداتعالی نے دعا اونکی قبول کی ملک الموت کو
حکم فرمایا کہ انکی روحین قبض کرلے اور دروازہ غار کا موجب
حکم الہی سے بند ہوگیا جب یملیخا کو بہت عرصہ گذرا تو دونون
بادشاہ گہبرا کر قریب پہاڑ کے آئے گرد اگرد اوسکے
سات دن تک پہری مگر دروازہ یا کسیطرحکا رستہ ملکر سوراخ
تکسے نپایا سب لوگ نہایت حیران رہگئے اور حال انکا
محل عبرت ہوگیا انجام کار مسلمان بادشاہ نے تو کہا
کہ میرے دین پر مرے ہین مین یہان ایک مسجد بناتا ہون
اور نصرانی نے کہا کہ میرے دین پر مرے ہین مین گرجاگہر
بناتا ہون غرض دونون بادشاہونمین خوب لڑائی ہوئی
انجام کو مسلمان بادشاہ غالب آیا سو اوسنے غار کی پاس
ایک مسجد بنوائی چنانچہ خداتعالی قران شریف مین
فرماتا ہے کہ کہا اوس گروہ نے جو غالب آئی اوپر کام
اپنی کی کہ مقرر بناوینگے ہم اوپر اونکے مسجد پہر حضرت
علی ع نے فرمایا کہ اے یہودی یہہ ہی قصہ اصحاب کہف کا

کہف کا اور فرمایا کہ اے یہودی مین قسم دیتا ہون تجہے
خدا تعالی کی سچ کہہ کہ آیا موافق ہی اوسی جو کہ تمہاری توریت
مین ہی یا نہین اوسنی عرض کی کہ یا ابا الحسن بیشک نہی ایک
حرف تک کم زیادہ ہی نہین فرمایا پہر یہودی نی عرض کی کہ اب
مجہی یہودی نہ فرمائی مین گواہی دیتا ہون کہ ذات پاک پروردگار
حق جل وعلی کی وحدہ لاشریک ہی اور جناب محمد مصطفی صلعم
بیشک پیغمبر برحق ہین اور تحقیق تم عالم ہو اس امت کے
سب سی زیادہ یا بجملہ اوسنی دل سی قایل ہوکر کلمہ پڑہا اور مسلمان
ہوا ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ بعد ذکر تمام اس قصہ کی لکہتا ہی کہ
کہ قصہ اصحاب کہف مین اور بہی روایات مختلفہ ہین مینی
اون سب مین سی اسی روایت پر اکتفا کیا ہی واللہ اعلم
بالصواب یعنی خدا تعالی بہتر جاننی والا ہی بہ صواب کے

تمام ہوا ترجمہ

تنبیہ واضح ہو کہ یون تو تینون صاحبونکی زمانونمین اس
قسم کی مشکلونکی وقت جناب حلال مشکل حل مشکلات

 فرمائی تھی لیکن خاص زمان حکومت جناب عمر ابن خطاب رض

مین کہ اکثر بے ساختہ بخطاب لولا علی لہلک عمر ارشاد فرمایا
اورتھی مین اس قسم کی باتین نسبت اور زنکی حکومت کی زیادہ تر
پیش ہوئی ہین سو تمام مواضع متعددہ کو جو شمار کیا گیا
تو واضح ہوتا ہی کہ باب مدینہ علم نبوت جناب حلال مشکل
نے بہتر دفعہ ایسی اور اس سی بڑھ کر عقدہ کشائیان کین
چنانچہ شروع سی اس قصہ کی بہی واضح ہی کہ جناب ابن
خطاب نی خود حضرت کو دیکھہ کر خطاب کیا کہ یا علی تم
ہر مشکل مین بلائی جاتی ہو مقام عبرت اور محل تعجب ہی
خدا محفوظ رکھی ہر بلا سی جہل یا نفسانیت اور عصبیت کا اثر
بہی بد بلا ہی اگر آدمی غور سی سوچی اور محبت اور پیروی
طریقہ سابق پر خیال نکریے تو صاف واضح ہوتا ہے
کہ مسند نشین جناب خاتم الرسالت فی الحقیقت سوائے
ایسی باب مدینہ علم کے کوئی اور شخص متصور ہو سکتا ہی جو جواب ایک
سوال کا نہ دی سکی کیا عقل چاہتی ہی ان لوگونکی جو باوصف

باوصف اقراران باتونکی ہوتے ہوئی علی علیہ السلام کی مسند
نشین پیغمبر صاحب کا دوسری شخصکو خیال کرین اور قرار دین
خدا سی پناہ مانگا جاہی غور سی دیکھو تو مقام کمال حیرت
اور غیرت کا ہی کہ باوصف اسکی کیونکر انکی دلمین اور زبان پر
گذرتا ہی معاذ اللہ معاذ اللہ کہ بعد جناب خاتم الرسالت صلعم
کے سوا ہی جناب شاہ ولایت کے کسی اور کو افضل اور
جانشین نبی صلعم سمجہا جاہی اور یہ قصہ نمونہ ہی تہوڑا سا
جیسی ایک ہزار بلکہ بیشمار مین سی ایک کیونکہ لاکہون ایسی
فضایل بلکہ اس سی بڑہ کر جناب امیر عم کے کتب فریقین
مین موجود ہین جسکو خدای تعالی اپنی عین عنایت سی ذرہ بہی
عقل اور چشم انصاف دے تو وہ غور کرے کہ یہ جتنی
سوال علماء یہود نے کیے سب کی اشارات بعضی باجمال
بعضی بتفصیل قران شریف مین موجود ہین اور بعضی جواب
جو حضرت امیر عم نے فرمائے وہ بموجب علم لدنی کے
ہی کہ خدا و رسول نے تعلیم کی ہی جو کسی کو بڑی چہوٹی

اصحاب کو نہین معلوم نہین تہی اور پہر اسپر اونہین خلیفہ سمجہتی ہین
ذرا غور کسی انسان خیال کرے کہ جو ایسا حلال مشکل دا
اسرار خدا اور رسول ہو جسکی خود پیغمبر صاحب اپنا نفس فرماوین
جسکے لئے ارشاد فرماوین کہ یا علی جسم تمہارا جسم میرا ہی گوشت
تمہارا گوشت میرا ہی روح تمہاری روح میری ہی مخالفت
تمہاری مخالفت میری ہی پہر عقلمند آدمی تابع جناب
مصطفوی ص ایسی مولی کے اوپر دوسرے کو فضل اور
امیر کیونکر کہہ سکتا ہی میرا یہہ مطلب نہین اسکی کہ خدا سے
واسطی توبہ توبہ اب کوئی اون اصحابون کو برا کہو جو کہ ایسی
مولی سی سامنی خلیفہ ہو بیٹہی مجہی اس سی کیا کام وہ جانین
اونکا کام جانی یا برا کہنی والے جانین اور خدا رسول
جانین لیکن خدا کے واسطے اپنی بہتری کے لئے آدمی کو
اتنا غور کرنا چاہئی کہ ایسی مولی جان و دل پیغمبر خدا ص
کے حق سی غافل ہونا دین و ایمان کو برباد دینا ہے
آدمی کو لازم ہی کہ جانشین پیغمبر ص اور افضل سب سی بعد
پیغمبر ص صاحب کی جناب امیر ع کو اعتقاد کری نہین تو بیشک خدا و رسول ص

قصہ مفصل اصحاب کہف مع اور سوالون اور
جوابون کے کتاب عرائس المجالس سے کہ زبان
عربی مین تہا زبان اُردو مین ترجمہ کیا ہوا سید برکت
علی کا اور دو قصیدے جو میان شہیدی مرحوم
نے لکھے اور اُنکو مولوی دلدار علی بدایونی المتخلص
بہ مذاق شاگرد رشید خاقانی ہند شیخ ابراہیم ذوق
نے خمسہ کیا ہی مطبع جعفریہ مکان مولوی محمد باقر واقعہ
گذر اعتقاد خان مین باہتمام سید برکت علی عفی عنہ
مہتمم اخبار مظہر الحق چھاپہ ہوا
سنہ ۱۲۶۰ ہجری نبوی
مطابق سنہ ۱۸۴۴ عیسوی